حضرت سلیمانؒ شہید بصرہ
قاصد تحریک کربلا

علامہ سید مجتبیٰ حسن صاحب قبلہ، کامونپوری

واقعہ کربلا سے کچھ قبل و بعد اس سلسلہ کے شہیدوں کی تاریخ تیار کرنے کی ایک کوشش

تاریخ کا ایک گمشدہ ورق

حضرت سلیمان ابن ابی زریں غلام امام حسینؑ وقاصد تحریک کربلا شہید بصرہ

اسلامی انقلاب نے بشریت کا اعزاز بڑھایا، تمدن وتہذیب کو عظیم الشان رفعت دی، قومی وملکی ونسلی سطح سے انسان کو اونچا کیا، فکر وعمل اور عقیدہ وکردار پر انسانی بلندی کی بنیاد رکھی۔ جناب رسولؐ خدا کا یہ ارشاد گرامی اگرچہ چند لفظوں پر مشتمل ہے، مگر اس کے اثرات ونتائج لامحدود ہیں:۔

''کسی عربی کو کسی عجمی پر کوئی فضیلت نہیں مگر کردار کی نسبت سے۔'' یہ سادہ اصول ہمہ گیر انقلاب کا باعث ہوا۔ اور اس نے انسانی ترقی کا اتنا بڑا دروازہ کھول دیا جس کا پہلے تصور بھی نہ تھا۔ بلال حبشیؓ صہیب رومیؓ، سلمان فارسیؓ پہلے غلام تھے، لیکن اسلام نے بہت سے عربی سرداروں پر ان کو فوقیت دے دی۔ اسلام کے پہلے غلام آقا کی ملکیت تھے۔ آقا غلام کو قتل کرسکتا تھا معمولی معمولی باتوں پر آزاد انسان غلام بنالیا جاتا تھا۔ اسلام نے غلام سازی کے تمام ذرائع کا سد باب کیا، صرف ان لوگوں کے لئے اس کا دروازہ کھلا رہا جو مسلمانوں سے جنگ کرتے۔ اسلام نے غلام آزاد کرنے کا ایک جذبہ خلق کیا۔ غلامی کو برادری تک پہنچادیا۔ غلاموں کو بڑے بڑے عہدے دیئے، اہم مسائل میں ان پر اعتماد کیا۔

'مقتل عقبہ بن سمعان' میں ہم نے حضرت عقبہ غلام جناب ربابؑ کی تاریخی عظمت پر تبصرے کئے ہیں اور ان کو واقعہ کربلا کے عینی مشاہد کی حیثیت سے پیش کیا ہے۔ حضرت سلیمانؒ بھی اسی سلسلہ کی ایک سنہری کڑی ہیں۔ یہ قافلۂ شہدائے کربلاؑ کے پیشرو ہیں۔

کربلا کا صور انقلاب

اموی حکومت نے اسلامی نقوش مٹاڈالے، زندگی کا رشتہ اخلاق سے جدا کرلیا۔ ۶۰ھ میں امیر معاویہ کا انتقال ہوگیا۔ اموی گورنر نے مرکز کے حکم کے مطابق امام حسینؑ کے سامنے بیعت یزید کا سوال رکھا۔ اموی حکومت کے طرز جہاں بانی خصوصاً یزید کے افعال وکردار سے عرب کا بچہ بچہ واقف تھا۔ صحابہ وتابعین میں کچھ لوگوں نے یزید کے طرز زندگی پر تنقید بھی کی لیکن امام حسینؑ کی طرح کسی نے ہمت وعزیمت سے کام نہیں لیا۔ حضرت نے صاف صاف انکار کردیا کہ یزید کی بیعت مجھ سے ممکن نہیں ہے، اسلامی قیادت کی کوئی صفت یزید میں نہیں ہے۔ یزید کی خواہش یہ تھی کہ اگر حضرت بیعت نہ کریں تو بجائے میدان جنگ کے مدینہ یا مکہ یا کسی دوسری جگہ اچانک حضرت کو قتل کردیا جائے۔ امام حسینؑ نے صور انقلاب پھونکا اور اپنی قربانی سے مردہ دلوں کو زندہ کیا۔ آپ نے آزادی ضمیر کا پیام ہر شخص کو پہنچایا۔ اگر حضرت مدینہ میں قتل ہوجاتے تو آپ کا پیام

محدود ہو کر رہ جاتا۔ آپ نے مدینہ چھوڑا، مکہ میں فروکش ہوئے ، مکہ میں بھی حکومت نے جاسوس مقرر کر دیئے تا کہ اچانک آپ قتل کر دئے جائیں اور حکومت آپ کے قتل کی ذمہ داری سے بچ جائے۔ دور دور یہ خبر پھیلنے لگی کہ یزید کو اپنی بیعت پر امام حسینؑ سے اصرار ہے، اور حضرت اس کی بیعت کو خلاف شرع سمجھتے ہیں ، یزید حضرت کے قتل کا درپے ہے۔ اہل کوفہ نے حضرت کے سامنے ایک پناہ گاہ پیش کی اور اپنی اصلاح کے لئے آپ کو دعوت دی۔ امام حسینؑ نے اپنے متعلقین کو چند مقامات پر اپنے نقطۂ نظر کی وضاحت کے سلسلے میں خط لکھے۔ کوفہ میں حضرت نے جناب مسلمؑ کو اپنا سفیر بنا کر بھیجا۔ افسوس ہے کہ وہ کل خطوط جو حضرت کے پاس آئے اور حضرت نے جو جوابات دیئے آج محفوظ نہیں ہیں ورنہ تاریخ وشریعت کے بہت سے مسائل ان سے حل ہو جاتے۔ اہل بصرہ کو بھی حضرت نے خط لکھا تھا۔ کربلا کے سلسلہ میں بصرہ کے رجحانات پر اہل قلم نے ابھی تک کوئی توجہ نہیں کی۔ مراثی میں بھی ادھر خیال نہیں گیا۔ اس رسالہ سے اس سلسلہ کا آغاز کیا جاتا ہے۔

امامؑ کا قاصد بصرہ میں

بصرہ کے شمال میں فرات، جنوب میں خلیج بصرہ، اور مشرق میں حدود ایران اور مغرب میں نجد سے ملا ہوا صحرا ہے ۱۴ھ (۶۳۵ء) میں اسے خلیفہ دوم نے آباد کیا تھا۔ یہاں سفید ونرم پتھر ہوتے تھے، اسی مناسبت سے اس مقام کا نام بصرہ رکھا گیا ۔عرب وایران سے جنگ کا سلسلہ جاری تھا، اس لئے اسے فوجی چھاؤنی کی حیثیت دی گئی ۔ اس کی آبادی نہایت تیزی سے بڑھنے لگی ۔ بعض مورخ لکھتے ہیں کہ خلیفہ دوم نے ستر ہزار خاندان یہاں آباد کئے (**مختصر تاریخ البصرہ علی ظریف الاعظمی** ص ۱۳ مطبوعہ بغداد ۱۹۲۷ء)

نیکی وبدی کی کشمکش اور تاریخی حوادث میں بصرہ کا خاص حصہ رہا ہے۔ جنگ جمل بصرہ کی سرزمین پر ہوئی۔ بصرہ سے متعلق امیر المومنینؑ کے بہت سے خطوط اور ارشادات، نہج البلاغہ وغیرہ میں ہیں۔ جب اموی حکومت قائم ہوگئی تو بصرہ پر متعدد گورنر مقرر ہوئے ۔ ۱۵ھ میں زیاد بصرہ کا گورنر مقرر ہوا۔ ۵۳ھ میں اس کا انتقال ہو گیا۔ ۵۵ھ میں ابن زیاد یہاں گورنر مقرر ہوا۔ ۶۰ھ میں جب امیر معاویہ نے یزید کی بیعت کی تحریک چلائی تو ابن زیاد نے اس میں کافی حصہ لیا۔ اسی سال رجب میں معاویہ کا انتقال ہو گیا تو یزید نے بھی اسے اس جگہ رکھا۔ حضرت مسلمؑ کے کوفے پر پہنچنے کے بعد امام حسینؑ کے نقطۂ نظر کی ہمنوائی میں عام طور پر دلچسپی لی جانے لگی، کوفہ کے گورنر نعمان بن بشیر نے اس رجحان کو قوت سے دبانا پسند نہیں کیا، یزید کو ضرورت محسوس ہوئی کہ نعمان کو معزول کر کے کوئی دوسرا گورنر مقرر کرے۔ ''سرجون'' غلام سے جب یزید نے مشورہ کیا تو اس نے بتایا کہ معاویہ کی تحریر موجود ہے جس میں ابن زیاد کو کوفہ کا گورنر مقرر کیا گیا ہے۔ یزید نے ابن زیاد کو کوفہ اور بصرہ دونوں کا گورنر نامزد کر دیا۔ ابن زیاد صبح کو کوفہ روانہ ہونے والا تھا کہ امام حسینؑ کے نامہ بر حضرت سلیمان بن ابوزرین امام حسینؑ کا خط لے کر بصرہ پہنچے۔

سلیمانؑ کا نسب اور ضروری تعارف

ان کی ماں کا نام کبشہ تھا، یہ امام حسینؑ کی کنیز تھیں۔ حضرت نے ان کو ایک ہزار درہم میں خریدا تھا۔ یہ امامؑ کی زوجہ ام اسحاق بنت طلحہ بن عبداللہ تیمیہ کی خدمت کرتی تھیں۔ حضرت نے اس کنیز کی شادی ابوزرین سے کر دی جن سے سلیمان پیدا ہوئے بعض علماء نے ان کو امام حسنؑ کا غلام لکھا ہے لیکن زیادہ تر تاریخوں میں انہیں امام حسینؑ کا غلام لکھا ہے۔ شیخ طوسیؒ نے اپنی 'رجال' میں اور ابن داؤد نے اپنے 'رجال' میں یہ لکھا ہے کہ سلیمان امام حسینؑ کے ساتھ شہید ہوئے۔ اس سے لوگوں کو یہ گمان ہوا کہ ان کی شہادت کربلا میں واقع ہوئی حالانکہ

اکثر و بیشتر تاریخیں ان کو بصرہ میں قاصد تحریک کربلا کی حیثیت سے پیش کرتی ہیں ۔ زیارت ناحیہ میں بھی ایک فقرے سے یہ گمان پیدا ہوا ہے زیارت کے الفاظ یہ ہیں :۔

السلام علیٰ سلیمان مولی الحسین علیہ السلام بن امیرالمومنین علیہ السلام ولعن اللہ قاتلہ سلیمان بن عوف الحضرمی"

یعنی امام حسینؑ کے غلام سلیمان پر سلام جن کو سلیمان بن عوف حضرمی نے قتل کیا۔

ان سب مقامات کو پیش نظر رکھ کے جن سے یہ گمان پیدا ہوتا ہے کہ سلیمان کربلا میں شہید ہوئے علامہ شیخ عبداللہ مامغانی نے تنقیح المقال فی اسماء الرجال ص ۹۵ ج ۲ میں یہ فیصلہ کیا ہے کہ سلیمان اگرچہ شہید تو بصرہ میں ہی ہوئے ہیں لیکن وہ شہدائے کربلا کی فہرست میں شامل ہیں۔

المقتول فی رسالتہ کالمقتول بالطف فی الشرف والسعادۃ جو امامؑ کے پیام کے پہنچانے کے سلسلہ میں شہید ہوا وہ شرف وسعادت میں انہیں کے ہم پلہ ہے جو کربلا میں شہید ہوئے۔

خط کا مضمون

امام حسینؑ نے احنف بن قیس بن عبداللہ بن معمر قیس بن ہیثم، مالک بن مسمع، مسعود بن عمر، منذر بن جارود کے نام ایک ہی مضمون کا خط تحریر فرمایا تھا۔ ابوحنیفہ دینوری م ۲۸۱ھ (اخبار طوال ۲۳۴ مطبوعہ مصر) نے خط کی عبارت یہ لکھی ہے:۔ **فانی ادعوکم الی احیاء معالم الحق واماتۃ البدعۃ تجیو اتھتدوا سبیل الرشاد۔**

میں تمہیں دعوت دیتا ہوں کہ حق کے آثار کو زندہ کرو اور بدعت کو فنا کرو۔ اگر تم میری دعوت پر لبیک کہو گے تو تم راہ راست پا جاؤ گے (ابن اثیر جزری م ۶۳۰ھ نے تاریخ کامل ص ۱۱ ج ۴ میں لکھا ہے۔ **یدعوھم الیٰ کتاب اللہ وسنۃ نبیہ وان السنۃ قدمات والبدعۃ فداحیت۔**

حضرت نے انہیں کتاب اللہ اور سنت رسولؐ کی طرف بلایا اور فرمایا کہ سنت کو مردہ کر دیا گیا اور بدعت زندہ کر دی گئی ہے۔ یہ خط اگرچہ بے حد مختصر ہے لیکن ان کے لئے مختصر نہ تھا جو اس دور سے گزر رہے تھے اور جن کی آنکھوں کے سامنے کتاب اللہ پس پشت ڈال دی گئی تھی ۔ سنت پیغمبرؐ دفن کی جا رہی تھی اور بدعت ولادینی کا استقبال کیا جا رہا تھا۔ امامؑ کے ان چند الفاظ نے اہل بصرہ کے پیش نظر اس عہد کی مجسم تصویر رکھ دی۔ زیادہ مفصل خط کی اس وقت ضرورت ہوتی جبکہ اموی ماحول کی اس نجاست سے صرف حضرت واقف ہوتے اور اہل بصرہ بے خبر ہوتے لیکن جب اموی کردار کے چرچے عام طور پر ہر زبان پر تھے، خط میں صرف مجمل اشارہ ہی کافی تھا۔

حضرت سلیمان کی شہادت

امام کا یہ خط جس نے بھی پڑھا حکومت کے خوف سے اسے راز میں رکھا۔

''منذر بن جارود'' کو یہ اندیشہ ہوا کہ شاید یہ قاصد ابن زیاد کا جاسوس ہے۔ ابوحنیفہ دینوری نے لکھا ہے:۔

منذر کی لڑکی (بحریہ) ابن زیاد سے منسوب تھی۔ منذر کو خیال ہوا کہ کہیں میری آزمائش کے لئے امام حسینؑ کے نام سے ابن زیاد نے یہ خط تصنیف نہ کرلیا ہو۔ منذر قاصد کو لے کر ابن زیاد کے پاس پہنچے اور خط کے مضمون کی ابن زیاد کو اطلاع دی۔ ابن زیاد نے شہید وفا حضرت سلیمانؑ کو قتل کر دیا (رضوان اللہ علیہ ورحمتہ وبرکاتہ)۔

قتل کے تفصیلات سے تاریخی صحائف خالی ہیں۔ کسی نے لکھا ہے کہ سولی دی گئی، کسی نے لکھا ہے قتل کئے گئے، لیکن آپ کی وفاداری واخلاص وہمت ودلیری کی قسم کھائی جاسکتی ہے۔ آپ کی قربانی کی یاد بہت سے دلوں میں جوش پیدا کردے گی اور حق

وصداقت کے تحفظ کے لئے ہمیشہ لوگوں کو ابھارتی رہے گی اور خطروں کے مقابلے کے لئے آمادہ کرتی رہے گی۔ بصرہ میں بہت سے مشاہیر کے مزارات ہیں جو اپنے عہد میں شہرت کے مالک تھے اور آج بھی علم وادب کی دنیا میں ان کی یاد تازہ ہے۔ لیکن ان میں سے کوئی بھی حضرت سلیمان کے اوج کو نہیں پہنچ سکتا۔ شہید اپنے مقدس خون سے نئی زندگی کے چہرہ کو گلنار بنا تا ہے۔ شہید کی قربانی آہنی عزم پیدا کرتی ہے۔ شہید کے خون کی دھار سے ہمیشہ مصنف وادیب وشاعر وفقیہ ومعلم پیدا ہوتے رہتے ہیں۔ حضرت سلیمان کہنے کو غلام تھے لیکن آج شہادت کے شرف سے ممتاز ہیں۔ وہ اس بلند مقام پر ہیں جہاں شاہوں کی رسائی نہیں۔ ان کی بلندی پر علماء حسرت کی نظر ڈالتے ہیں، حکماء و ربانیین رشک کرتے ہیں۔ واقعہ کربلا کا جب بھی مطالعہ ہوگا اس کی تمہید میں حضرت سلیمانؓ کا ذکر خیر ضرور ہوگا۔ علی ظریف الاعظمی مصنف مختصر تاریخ البصرہ (۳۴) واقعہ کربلا کے ذکر میں لکھتے ہیں:

سو دت ھذہ الحادثة المولمة صحائف تاریخ بنی امیة

''اس المناک حادثہ نے بنی امیہ کی تاریخ کو سیاہ کردیا''۔

حضرت سلیمانؓ کی شہادت واقعہ کربلا سے جدا نہیں کی جاسکتی۔ جس طرح بنی ہاشم کے قتل نے علوی وفاطمی جوانوں کی خوں ریزی نے، جس طرح انصار امامؑ کی شہادت نے اموی تاریخ کو سیاہ بنا دیا ہے، اسی ذیل میں حضرت سلیمانؓ کو کسی طرح نظر انداز نہیں کیا جاسکتا۔ حضرت سلیمانؓ کی دردناک شہادت ہمیشہ اہل معرفت کو متاثر کرتی رہے گی اور جب بھی ان کی شہادت کا ذکر ہوگا اموی حکومت سے دلوں میں نفرت پرورش پاتی رہے گی۔ اور حق کی بلندی کے لئے دل میں شجاعت، ارادہ میں قوت اور نیت میں خلوص کی موجیں اٹھتی رہیں گی۔ ☆☆☆

(اشاعت اولی: محرم ۱۳۹۷ھ امامیہ مشن لکھنؤ، سلسلہ اشاعت نمبر ۲۷۸)

دو سلام

جناب حید رزیدی اناوی، الہ آباد

جبر واستبداد، ظلم و جور کیا میرے لئے
اسوۂ شبیرؑ ہے جب رہنما میرے لئے
راہ کے کانٹوں کو اس نے اپنی پلکوں سے چنا
کرگیا ہموار لیکن راستہ میرے لئے
بے یقینی بے حسی بے مائگی کے دور میں
اک متاع بے بہا ہے کربلا میرے لئے
کربلا کے ریگزاروں سے اٹھی تھی جو کبھی
مشعل راہ وفا ہے وہ صدا میرے لئے
توڑکر نکلی تھی جو طوق وسلاسل کا حصار
اک نوائے حریت ہے وہ صدا میرے لئے
موت نے اس کی سکھائے زندہ رہنے کے اصول
اس کا غم سرچشمۂ آب بقا میرے لئے
جنگ کی رخصت نہ ملنے پر کہا عباسؑ نے
کس قدر مشکل ہے اب شرط وفا میرے لئے

۞۞۞

رفیق وہمدم و دم ساز و مہرباں تراغم
غموں کی دھوپ میں ہمت کا سائباں تراغم
ہرایک چیز ہے فانی یہاں مگر مولا
حقیقت ابدی تو ہے، جاوداں تراغم
نہ ہوگا اب حق وباطل میں رابطہ کوئی
ہے ضوفگن حق وباطل کے درمیاں تراغم
ہرایک فتنہ باطل کا سدباب ہے یہ
ہمارے عہد میں ہے حق کا پاسباں تراغم
ہمیشہ رہتا ہے مصروف نصرت حق میں
کہیں پہ ہو کے نہاں اور کہیں عیاں تراغم
ہزار فتنے عزا کی مخالفت میں اٹھے
بہا کے لے گیا سب بحر بیکراں تراغم
حقیقتاً یہ دعائے ظہور مہدیؑ ہے
ہے اپنے جذبۂ نصرت کا ترجماں تراغم

۞۞۞